سرکاری رپورٹ

چھٹا بجٹ اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کی کارروائی

اجلاس مورخہ ۲۹ جون ۱۹۹۴ء

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۱۔	آغاز کارروائی تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۲
۲۔	وقفہ سوالات	۳
۳۔	رخصت کی درخواستیں	۲۴
۴۔	تحریک التواء نمبر ۴ مولانا عبدالباری (مسترد کردی گئی)	۲۵
۵۔	مصدقہ گوشوارے ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے۔	۲۸
۶۔	مسودہ قانون نمبر ۵ (وزیر تعلیم نے پیش کیا)	۲۸
۷۔	مسودہ قانون نمبر ۶ (وزیر ٹرانسپورٹ پیش کیا)	۲۹
۸۔	مسودہ قانون نمبر ۷ (وزیر تعلیم نے پیش کیا)	۲۹
۹۔	مسودہ قانون نمبر ۸ (وزیر تعلیم نے پیش کیا)	۳۰
۱۰۔	مسودہ قانون نمبر ۱۰ (وزیر تعلیم ملازمت ھاو نظم ونسق عمومی نے	۳۱
۱۱۔	مسودہ قانون نمبر ۱۱ (وزیر مال نے پیش کیا)	۳۱

جلد

شمارہ

بلوچستان صوبائی اسمبلی

۱۔ جناب اسپیکر ------ عبدالوحید بلوچ
۲۔ جناب ڈپٹی اسپیکر ------ مسٹر ارجن داس بگٹی

افسران صوبائی اسمبلی

۱۔ سیکریٹری اسمبلی ------ محمد اختر حسین خاں
۲۔ جوائنٹ سیکریٹری ----- محمد افضل

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا چھٹا / بجٹ اجلاس

مورخہ ۲۹ جون ۱۹۹۴ء بمطابق ۱۸ محرم الحرم ۱۴۱۵ ہجری

(بروز بکشنبہ)

زیر صدارت جناب ارجن داس بگٹی - ڈپٹی اسپیکر

بوقت ساڑھے تین بجے سہ پہر صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۚ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

آمنت باللہ۔ صدق اللہ العظیم

ترجمہ :۔ اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونا ضروری ہے کہ خیر کی طرف بلایا کریں اور نیک کاموں کے کرنے کو کہا کریں اور برے کاموں سے روکا کریں اور ایسے لوگ پورے کامیاب ہوں گے اور تم لوگ ان لوگوں کی طرح مت ہوجانا جنہوں نے باہم تفریق کرلی اور باہم اختلاف کرلیا ان کے پاس احکام واضح پہنچنے کے بعد اور ان لوگوں کے لئے سزائے عظیم ہوگی۔

صدق اللہ العلی العظیم

دعائے مغفرت

جناب ڈپٹی اسپیکر :- جناب اسپیکر صاحب! وقفہ سوالات سے قبل میری گزارش ہے کہ چار آدمی یعنی جو چار مزدور زیر تعمیر بلڈنگ کے نیچے آ جاں بحق ہو گئے ہیں ان کی مغفرت کے لئے دعا کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :- جی دعا کی جائے۔

(مرحومین کی مغفرت کی دعا کی گئی)

وقفہ سوالات

جناب ڈپٹی اسپیکر :- وقفہ سوالات ۔ سوال نمبر ۱۴۸ مولانا عبدالباری صاحب دریافت فرمائیں۔

نوابزادہ گزین مری (وزیر داخلہ) :- جناب اسپیکر! یہاں تفصیل دی ہوئی اگر آپ کے پاس سپلیمنٹری ہے؟

X ۱۴۸ مولانا عبدالباری :- کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے۔
سال ۱۹۹۱ء تا ۱۹۹۴ء سرکاری مال خانہ (FAB) سے کس قدر اسلحہ / کارتوس وغیرہ کن کن وزراء / ممبران اسمبلی و دیگر افراد کی سفارش پر کن کن افراد کو جاری کیا گیا ہے ۔ نیز ان افراد کے نام اسلحہ بمعہ قیمت کی تفصیل دی جائے۔

نواب زادہ گزین مری (وزیر داخلہ) :- سرکاری مال خانہ (FAB) سے درخواست دہندہ کی درخواست پر قواعد و ضوابط کے مطابق اسلحہ / کارتوس جاری کئے جاتے ہیں ۔ سال رواں میں جن افراد کو مختلف قسم کا اسلحہ یا کارتوس جاری کئے گئے ہیں ان کی فہرست انتہائی ضخیم ہے لہٰذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں ۔ بقایا فہرستوں کی تیاری اور چیکنگ کا کام جاری ہے چونکہ یہ کام کافی طویل ہے لہٰذا مکمل ہونے پر فہرستیں پیش کردی

جائیں گی۔

مولانا عبدالباری (ضمنی سوال) :- جناب اسپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ سوال میں پوچھا گیا ہے "سال ۱۹۹۱ء تا ۱۹۹۴ء سرکاری مال خانہ سے کس قدر اسلحہ / کارتوس وغیرہ کن کن وزراء / ممبران اسمبلی و دیگر افراد کی سفارش پر کن کن افراد کو جاری کیا گیا ہے نیز ان افراد کے نام اسلحہ بمعہ قیمت کی تفصیل دی جائے۔" لیکن یہاں جن لوگوں نے سفارش کی ہے ان سفارش کرنے والوں کے نام نہیں جن کی سفارش پر یہ اسلحہ دیا گیا؟

نواب زادہ گزین مری (وزیر داخلہ) :- جیسا کہ جواب میں لکھا ہے یہ تفصیل لائبریری میں رکھدی گئی ہے وہاں جاکر آپ پڑھ سکتے ہیں۔

مولانا عبدالباری :- جو تفصیلی فہرست دی گئی ہے وہ لوگ ہیں جن کو اسلحہ دیا گیا ہے جن لوگوں نے سفارش کی ہے ان کے نام نہیں ہیں۔

نواب زادہ گزین مری (وزیر داخلہ) :- مولانا صاحب! بنیادی طور پر ہم نے سفارش کی ہے ہم نے ایسا اسلحہ تقسیم کیا ہے مثلاً گورنمنٹ سروٹنس جو ہیں اور کم تنخواہ پانے والے ملازمین کو ان کے تحفظ کے لئے اسلحہ دینے کی سفارش کی ہے۔

مولانا عبدالباری :- کس نے سفارش نہیں کی ہے۔ ذرا ان کے نام تو بتائیں۔

جناب کچکول علی بلوچ (وزیر ماہی گیری) :- میرے خیال میں جو سفارش کرلیں وہ ان ایم پی اے صاحبان اور وزراء صاحبان کی سفارش پر اسلحہ دیا جاتا ہے۔

مولانا عبدالباری :- صحیح ہے لیکن ذرا ان کے نام تو بتائیں۔

نواب ذوالفقار علی مگسی (قائد ایوان) :- جناب اسپیکر! میں خود دو ڈھائی سال ہوم منسٹر رہا ہوں اسلحہ سفارش ایم پی اے کی ہوتی ہیں بعض شہریوں کو بھی ضرورت ہوتی ہے اس لئے ہم سفارش دیتے ہیں کہ ان کو اسلحہ دیا جائے۔ سب سے پہلے تو

میری سفارش پر اسلحہ دیا گیا ہے۔

مولانا عبدالباری :- جناب اسپیکر! وزیر اعلیٰ صاحب نے تو اپنا نام سرفہرست رکھا ہے کہ میں نے سفارش کی ہے اب ذرا اور نام بھی بتائیں۔

قائد ایوان :- مولانا عصمت اللہ کی سفارش بھی آئی تھی میں نے اس کا جواب دیدیا ہے۔

میر عبدالنبی جمالی (وزیر) :- جناب اسپیکر! میں نے سفارش کی ہے۔

سردار محمد طاہر خان لونی (وزیر صحت) :- جناب اسپیکر! میں نے بھی سفارش کی ہے۔ (ایک آواز) میں نے بھی سفارش کی ہے۔

مولانا عبدالباری :- جناب اسپیکر! میں سوال پوچھ رہا ہوں اور اس طرف سے ہمارا مذاق اڑا رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :- مولانا عبدالباری۔ اپنا سوال نمبر ۱۵۳ دریافت فرمائیں۔

مولانا عبدالباری :- جناب اسپیکر صاحب! میں نے ابھی ایک ضمنی سوال اور کرنا ہے یہ میرا حق ہے۔ میں نے صرف

جناب ڈپٹی اسپیکر :- مولانا صاحب وزیر اعلیٰ نے اس چیز کو کلیئر کر دیا ہے کہ اس کی تفصیل اسمبلی لائبریری میں موجود ہے۔

مولانا عبدالباری :- میں نے کوئی سفارش نہیں کی ہے (ڈپٹی اسپیکر صاحب نے مائیک بند کر دیا) اس دوران میر عبدالنبی جمالی صاحب بولنے کے لئے کھڑے ہوئے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :- جمالی صاحب جب اسپیکر بول رہا ہو تو کوئی ممبر نہیں بول سکتے

مولانا عبدالباری :- جناب اسپیکر صاحب! اس ضابطہ کے مطابق مجھے تین ضمنی سوالات کرنے کا حق بنتا ہے۔

X ۱۵۳ **مولانا عبدالباری :-** کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

سال ۱۹۹۲ء تا فروری ۱۹۹۴ء صوبہ کے کن کن تحصیل / اضلاع میں کن کن افراد سے مختلف قسم کا اسلحہ پکڑا گیا ہے۔ نیز یہ اسلحہ بالترتیب لیویز پولیس اور فرنٹیر کور نے کس قدر تعداد میں پکڑا ہے تفصیل دی جائے۔

نواب زادہ گزین مری (وزیر داخلہ) :- سال ۱۹۹۲ء تا فروری ۱۹۹۴ء کے دوران صوبہ بھر میں مختلف اقسام کا جو اسلحہ پکڑا گیا اس کی تفصیل آخر پر فہرست الف میں ملاحظہ ہو۔

DETAILS OF THE ARMS AND AMMUNITION RECOVERS B THE DIFFERENT AGENCIES DURRING THE PERIOD FROM 1992 TO FEBRUARY 1994 IN RECEIPT OF BALOCHISTAN PROVINCE.

NO. OF CASE	DESCRIPTION OF ARMS AND AMMUNITION	QUANTITY SEIZED
868	Pistol	804
	Rounds (Pistol)	13335
	K/kove	568
	Rounds (k/kove)	30593
	Rounds (K) Boxers	72
	K/kove Burst	75
	Magazine (K/Kove)	842
	Magazines	1695
	Rounds Magazines	105
	Rifle	625
	Rounds (Rifle)	60936
	Rifle (K) Boxes	25
	Revolver	59
	Rounds (Revolver)	1025
	Hand Grenade	650
	Shot Gun	183
	Rounds (Short Gun)	8169
	Rounds	55877
	Machine Gun	05
	Rounds (Machine Gun)	10356

Sub Machine Gun	387
Rounds (Sub Machine Gun)	457192
Sub Machine Gurn Magazine	12
Carbin	12
PRG-7 Shells.	309
Bombs.	1988
Rifle Light Machine gun	09
Marter gun Shell	195
Rocket Launcher Fuzes	230
14.5 Anti Aricraft gun (Rounds)	23214
12.7 Anti Aircraft gun	3449
Anti Aircraft gun boxes	177
75 RR shells	01
Rounds 37MM Gun	60
14.5 MM RR.	378
Rounds Rocket Luncher	388
12.7 Anti Aircraft (Rounds)	11272
12.7 Anti Aircraft qunsheller	2899
High Machine gun	10
Round High Machine gun	03
Rocket Launcher	247
Rounds (Rocket Launcher)	71
Rocket Launcher Fuzes	122
Moser gun Fuzes	380
--------------- -----	28
Light Machine gun	
Light Machine gun (Rounds)	27657
Light Machine gun (Rounds boxes)	129
Mines	76
Fuzes	377
Shells	14
Barrels of 38 Bore Pistol	10
Bernet Rifle	93
Mention Tank	08
Rounds unknown calibers	5300
Cleaning ket	90
Secondary charges	82
Fuzes 82 MM mortar Bombs	138
Anti Tank mines	320
82 MM Mortar	30
75 MM RR Shellers	12
40 MM RR Shellers	215
PRG-7 Fuzes	215
Air Gun	03
Carsaions Rounds	26
Bombs Fuzes	08
Bombs Fuzes (Rounds)	133
40 MM Rocket Launcher	26
82 MM Gun	02
75 RRK.	18
14. AER Gun (Rounds)	70
MM Rounds	1102
12.5 Anti Aircraft Gun.	1979

A

DISTRICT/DIVISION WISE CRIMES STATEMENT REGARDING THEFT/DACOITY KIDNAPPING ABDUCTION FOR THE PERIOD FROM JANUARY TO MAY'94 IN RESPECT OF BALOCHISTAN PROVINCE ("A") AREA.

S.No.	NAME OF DISTRICT /DIVISION		THEFT / DACOITY	KIDNAPPING ABDUCTION
1	QUETTA DIVISION	Quetta	96	11
2		Pishin	08	-
3		Chagai	01	-
4		Killah Abdullah	02	-
		Total	107	
1	KALAT DIVISION	Kalat	01	01
2		Khuzhar	06	02
3		Lasbela	07	-
4		Mastung	02	-
5		Kharan	-	01
6		Awaran	-	-
		Total	16	04
1	MAKRAN DIVISION	Turbat	04	-
2		Panjgoor	05	-
3		Gawadar	-	-
		Total	09	-
1	ZHOB DIVISION	Loralai	04	-
2		Zhob	08	-
3		Killah Saifullah	05	-
4		Barkah	02	-
5		Mossa Khel	-	-
		Total	19	-
1	SIBI DIVISION	Sibi	02	01
2		Ziarat	-	-
3		Kohlu	02	
4		Dera Bugti	05	2
		Total	09	4
1	NASIRABAD DIVISION	Nasirabad	09	01
2		Jaffarabad	06	04
3		Molan	05	01
4		Jhall Magsi.	-	-
		Total	20	06

DISTRICT/DIVISION WISE CRIMES STATEMENT REGARDING THEFT/DACOITY KIDNAPPING ABDUCTION FOR THE PERIOD FROM JANUARY TO MAY'94 IN RESPECT OF BALOCHISTAN PROVINCE ("B") AREA.

S.No.	NAME OF DISTRICT /DIVISION		THEFT / DACOITY	KIDNAPPING ABDUCTION
1	QUETTA DIVISION	Quetta	-	-
2		Pishin	03	03
3		Chagai	01	-
4		Killah Abdullah	04	-
		Total	08	03
1	KALAT DIVISION	Kalat	02	02
2		Khuzhar	-	-
3		Lasbela	01	-
4		Mastung	-	01
5		Kharan	-	-
6		Awaran	-	-
		Total	03	03
1	MAKRAN DIVISION	Turbat	-	01
2		Panjgoor	-	-
3		Gawadar	02	-
		Total	02	01
1	ZHOB DIVISION	Loralai	-	-
2		Zhob	-	-
3		Killah Saifullah	-	-
4		Barkah	-	-
5		Mossa Khel	-	-
		Total	-	-
1	SIBI DIVISION	Sibi	-	-
2		Ziarat	-	-
3		Kohlu	-	-
4		Dera Bugti	03	-
		Total	03	-
1	NASIRABAD DIVISION	Nasirabad	01	-
2		Jaffarabad	-	-
3		Molan	-	-
4		Jhall Magsi.	-	01
		Total	01	01

جناب ڈپٹی اسپیکر :- مولانا عبدالباری صاحب آپ کا سوال نمبر ۱۵۳ (ممبر موصوف نے سوال نمبر پکارا)

نواب زادہ گزین مری (وزیر داخلہ) :- مولانا صاحب اس کا جواب ڈیٹیل میں پیچھے دیا ہوا ہے آپ پڑھ لیں۔

مولانا عبدالباری :- جناب اسپیکر! یہاں پر میں نے افراد کا پوچھا ہے کہ "کن کن تحصیل / اضلاع میں کن کن افراد سے مختلف قسم کا اسلحہ پکڑا گیا" ؟ لیکن افراد کی تفصیل یہاں پر کوئی نہیں ہے میں نے افراد کے بارے میں پوچھا ہے لیکن متعلقہ وزیر صاحب نے افراد کے بارے میں تفصیل نہیں دی ہے اپنے جواب میں۔ مجھے تفصیلی جواب نہیں دیا ہے۔

نواب زادہ گزین مری (وزیر داخلہ) :- وہ ساری ڈیٹیلز details ہم کلیکٹ collect کر رہے ہیں اور آپ کو جواب دے دینگے۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر آبپاشی و برقیات) :- جناب اسپیکر صاحب! اسلحہ جو ایسی صورت میں پکڑا جاتا ہے تو موقع سے لوگ بھاگ جاتے ہیں اور اپنا اسلحہ چھوڑ جاتے ہیں بہرحال اب جائے وقوعہ سے تو لوگ بھاگ گئے ہیں اب نام کہاں سے لائیں گے ؟

مولانا عبدالباری :- جناب اسپیکر! میں نے افراد کے بارے میں پوچھا ہے میر دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہاں جو بھی تفصیل دی گئی ہے وہ انگریزی میں ہے رولز میں ہے یعنی دفعہ ۱۵ کی شق نمبر ۳ میں لکھا ہے کہ اسمبلی کی کارروائی اردو میں ہوگی۔

نواب زادہ گزین مری (وزیر داخلہ) :- مولانا صاحب اس کی ٹرانسلیشن کرکے ہم اردو میں آپ کو دینگے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ) :- جناب اسپیکر! یہ تو اسمبلی کے عملہ کی ذمہ داری ہے کہ اس کو اردو میں پیش کرتے۔

مولانا عبدالباری :- یہ اسمبلی کارروائی نہیں ہے ہوم ڈیپارٹمنٹ سے کارروائی یہاں آتی ہے۔

نواب زادہ گزین مری (وزیر داخلہ) :- ہوم ڈیپارٹمنٹ تو ڈائرکٹ نہیں بھیجتی ہے یہ اسمبلی کے عملہ کی ذمہ داری ہے کہ اس کا ترجمہ کرکے پیش کریں۔

مولانا عبدالباری :- جناب اسپیکر! میں نے سوال کیا ہے (مداخلت)

نواب زادہ گزین مری (وزیر داخلہ) :- یہ اسمبلی کی ذمہ داری ہے آپ سکریٹری سے پوچھیں کہ انہوں نے اس کا اردو ترجمہ کرکے کیوں نہیں دیا ہے؟

مولانا عبدالباری :- اسمبلی والوں سے تو میں نے پوچھا تھا انہوں نے بتایا وہ بتلا رہے ہیں کہ یہ بہت دیر سے پہنچا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :- مولانا صاحب! آپ کو اس کا ترجمہ فراہم کیا جائے گا۔ اب سوال نمبر ۱۵۴ بھی مولانا الباری صاحب کا ہے۔ (معزز رکن نے اپنے سوال کا نمبر پکارا!)

X ۱۵۴ **مولانا عبدالباری** : کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ سال ۱۹۹۴ء کے دوران صوبہ میں کس قدر چوری / ڈکیتی اغواء اور قبائلی جھگڑوں کی وارداتیں ہوئی ہیں۔ ضلع وار تفصیل دی جائے۔

نواب زادہ گزین مری (وزیر داخلہ) :- سال ۱۹۹۴ء کے دوران صوبہ بھر کے جن اضلاع / تحصیل میں چوری، ڈکیتی اور اغواء کے واقعات درج ہوئے ہیں ان کی فہرست آخر پر فہرست (ب) میں ملاحظہ ہو۔ جب کہ اہم جھگڑوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱- رند رہشسانی قبائل کے درمیان جھگڑا جو کہ ضلع بولان میں وقوع پذیر ہوا۔

۲- ازخوررند قبائل کے درمیان جھگڑا جو کہ ضلع بولان میں وقوع پذیر ہوا۔
۳- ریجا اور کلپو بگٹی قبائل کے درمیان جھگڑا جو کہ ضلع ڈیرہ بگٹی میں وقوع پذیر ہوا۔
۴- مگسی قبائل کے درمیان جھگڑا جو کہ ضلع جھل مگسی میں وقوع پذیر ہوا۔
۵- غیبی زئی اور حمید زئی کے درمیان جھگڑا جو کہ ضلع پشین میں وقوع پذیر ہوا۔

نواب زادہ گزین مری (وزیر داخلہ) :- مولانا صاحب اس کا جواب بھی تفصیل میں دیا ہوا ہے اگر آپ کچھ پوچھنا چاہتے ہیں تو پوچھیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :- ایوان میں غیر ضروری باتیں نہ ہوں پلیز۔ اگلا سوال نمبر ۱۵۸ - (معزز رکن نے اپنے سوال کا نمبر پکارا)

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر) :- مولانا صاحب۔ کیا آپ کوئی ڈکشنری لکھ رہے ہیں کہ قسم قسم کے سوال کر رہے ہیں۔ یہاں افراد کے نام پوچھ رہے ہیں۔ آخر کیوں تکلیف دے رہے ہیں آپ؟

X ۱۵۸ مولانا عبدالباری :- کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بلوچستان صوبائی کونسل کے منعقدہ اجلاس بمورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۸۱ء میں سوال نمبر ۱۸۶ کے جواب کے مطابق ۲۹ اگست ۱۹۸۱ء کو چیف سیکریٹری بلوچستان کی صدارت میں تمام کمشنروں اور سیکریٹریوں کے ایک اجلاس میں لیویز سروس کو باقاعدہ بنانے کے لئے ڈرافٹ اسلام آباد بھجوانے کی تجویز دی تھی۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اب تک وفاقی لیویز کو باقاعدہ سروس اور پنشن کے حق سے محروم رکھنے کی کیا وجوہات ہیں۔ تفصیل دی جائے۔

نواب زادہ گزین مری (وزیر داخلہ) :- (الف) معزز رکن نے بلوچستان صوبائی کونسل کے جس اجلاس کا حوالہ دیا ہے اس کی کارروائی کا کوئی ریکارڈ دستیاب

نہیں ہوسکا تاہم صوبائی لیویز کو باقاعدہ بنادیا گیا ہے اور وفاقی لیویز کو باقاعدہ سروس بنانے کا معاملہ مرکزی حکومت کے ساتھ متعدد بار اٹھایا گیا ہے۔

(ب) یہ معاملہ وفاقی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہے لہٰذا صوبائی حکومت اس معاملہ میں جواب دینے سے قاصر ہے۔

مولانا عبدالباری :- خان صاحب آپ کو افراد کی تفصیل سے کیا تکلیف ہے؟

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر) :- مولانا صاحب جیسا کہ میں نے آپ سے عرض کیا موقع سے جب اسلحہ پکڑا جاتا ہے وہاں پر افراد نہیں ہوتے ہیں۔ جب وہ اسلحہ قبضہ میں لیتے ہیں تو افراد تو وہاں سے جاچکے ہوتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :- خان صاحب یہ سوال گزر چکا ہے۔ سوال نمبر ۱۵۸ مولانا عبدالباری کا چل رہا ہے۔

مولانا عبدالباری :- لیکن جناب اسپیکر! سوال نمبر ۱۵۸ میں جو جواب دیا گیا ہے۔ اگر آپ بھی ذرا اس کو دیکھ لیں۔ معزز رکن نے بلوچستان صوبائی کونسل کے جس اجلاس کا حوالہ دیا ہے اس کی کارروائی کا کوئی ریکارڈ دستیاب نہیں ہے۔ جناب اسپیکر! آج میں نے اسمبلی لائبریری میں بہت خواری کی ہے۔ یہ وہ کارروائی ہے جو میں آپ کو پڑھ کر سنادوں۔ یہ بلوچستان صوبائی کونسل کا فیصلہ ہے یہ میرے پاس موجود ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :- کوئی ضمنی سوال؟

مولانا عبدالباری :- جناب اسپیکر! اجازت ہے۔ ضمنی سوال یہ ہے کہ جواب غلط دیا گیا ہے معزز رکن نے بلوچستان صوبائی کونسل کے جس اجلاس کا حوالہ دیا ہے اس کی کارروائی کا کوئی ریکارڈ دستیاب نہیں ہے جناب ریکارڈ تو ہے۔ جناب اسپیکر اگر آپ کو اجازت دیں تو میں پڑھ کر سناؤں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :- آپ نے ضمنی سوال کرلیا ہے۔

نواب زادہ گزین مری (وزیر داخلہ) :- جناب اسپیکر! میں اپنے اسٹاف سے پھر بھی کنفرم کرونگا کہ کہیں ان کی کوتاہی کی وجہ سے تو ایسا نہیں ہوا اور ان کی کوتاہی کی وجہ سے انھوں نے محنت نہیں کیا یا جو بھی ہوجہ ہوگی آپ کو بتا دیں گے۔

مولانا عبدالباری :- جناب اسپیکر! یہ میرے پاس موجود ہے میں یہ بغیر محنت ان کے اسٹاف کے حوالے کردوں اگر آپ کہیں؟

نواب زادہ گزین مری (وزیر داخلہ) :- جناب والا! مولانا صاحب میرے خیال میں آپ ہمارے محکمہ کے لئے بہت مفید ثابت ہوسکتے ہیں۔ آپ ٹائم نکال کر ہماری مدد کریں۔ مل بیٹھ کر۔

مولانا عبدالباری :- جناب والا! ہم آپ کے مددگار تو ہیں۔ جناب اسپیکر! ہمارے سوالوں کا کوئی تسلی بخش جواب نہیں ملتا ہے۔ اگر آپ مطمئن ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ ہم بیٹھ جاتے ہیں۔ جناب والا! اس وقت جمہوریت تھی اس کا فیصلہ تو موجود ہے۔ ہمارے سرور خان صاحب اس وقت بھی کونسل کے ممبر تھے۔ اگر جناب اسپیکر آپ کہیں تو میں پڑھ کر سنادوں۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ (وزیر تعلیم) :- جناب اسپیکر! جواب ہمیں دینا ہے۔ آپ کیوں جواب دے رہے ہیں؟ رولز کے مطابق

مولانا عبدالباری :- جناب اسپیکر! وزیر صاحب نے مدد مانگی ہے۔ تو میں مدد کرسکتا ہوں۔

(باہمی گفتگو)

جناب ڈپٹی اسپیکر :- وزراء صاحبان جواب کی تیاری واضح طور پر کرکے آیا

کریں۔

سوال نمبر ۱۶۶ مولانا عبدالباری صاحب

مولانا عبدالباری :- سوال نمبر ۱۶۶

X ۱۶۶ **مولانا عبدالباری** :- کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ خانو نوروزئی نامی افغان باشندے کو دن دھاڑے کوئٹہ شہر سے اغواء کیا گیا۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ شخص کو کس نے اغواء کیا نیز اغواء کی وجوہات کیا ہیں اور اغواء کنندگان کا تعلق کس قبیلہ سے ہے تفصیل دی جائے۔

نواب زادہ گزین مری (وزیر داخلہ) :- مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۹۳ء کو نواب خری بخش مری کے گروپ سے تعلق رکھنے والی کچھ مری جو کہ تین چار گاڑیوں میں سوار تھے۔ انہوں نے افغان کمانڈر مسمی خان محمد درانی عرف خانو کو اغواء کیا۔ پولیس کی تفتیش کے دوران معلوم ہوا کہ مری قبائل کے افغانستان میں قیام کے دوران مذکورہ افغان کمانڈر نے افغانستان میں مری قبائل سے ان کی اسلحہ اور گاڑیاں چھین لی تھیں اور چند مری افراد کو مارنے کی اطلاعات بھی موصول ہوئی تھیں۔ اس واقعہ کی مختلف ایجنسیاں تحقیقات کر رہی ہیں۔ کہ مذکورہ کمانڈر کو کہاں رکھا ہوا ہے۔ تاحال اس سلسلے میں ابھی تک واضح صورت حال سامنے نہیں آئی ہے۔ تفتیش جاری ہے۔

نواب زادہ گزین مری (وزیر داخلہ) :- جناب اسپیکر! ہمارے پاس جو ڈاکومنٹ اور نالیج knowle,ge documents ہے وہ ہم نے یہاں پر ان کے پاس بھیج دیا اگر مولانا صاحب اس سے مطمئن نہیں ہیں تو کوئی اور ضمنی سوال کریں۔

مولانا عبدالباری :- جناب اسپیکر! وزیر صاحب سے گزارش ہے کہ وہ ۱۶۶ کا جواب پڑھ کر سنائیں۔ یہ میرا آخری سوال ہے۔

نواب زادہ گزین مری (وزیر داخلہ) :- مولانا صاحب میں آپ کے لئے محنت بھی کرتا ہوں آپ پھر بھی نہیں مانتے ہیں اور مولانا صاحب کوئی اور میری غلطی درست کرتے ہیں۔

مولانا عبدالباری :- جناب اسپیکر! یہاں پر جس آدمی کو اغواء کیا گیا ہے خان محمد درانی عرف خانو اس واقعہ کی مختلف ایجنسیاں تحقیقات کر رہی ہیں۔ کیا کوئی تحقیقات انہوں نے کی ہے اور یہ تحقیقات کب تک کریں گی۔

نواب زادہ گزین مری (وزیر داخلہ) :- جناب والا! مولانا صاحب کئی ایسی چیزیں ہیں جو ہم ھاؤس آف اسمبلی میں نہیں دینا چاہتے ہیں۔ سیکورٹی کی وجہ سے۔ اب تک تحقیقات جاری ہیں جب تحقیقات مکمل ہو جائیں گی تو آپ کو بتا دیں گے۔ اب آپ کو بتائیں تاکہ سارے شہر کو پتہ چل جائے۔

مولانا عبدالباری :- جناب والا! مجھے تو بتا دیں میں نے آپ سے سوال پوچھا ہے۔ آپ نے کیا تحقیقات کی ہیں۔ تحقیقات آپ کر رہے ہیں۔ اس تحقیقات سے آپ مطمئن ہیں یا نہیں؟

نواب زادہ گزین مری (وزیر داخلہ) :- مولانا صاحب ایک چیز ہوتی ہے سیکورٹی security reason۔ اس بنیاد پر ہم آپ کو نہیں بتا سکتے ہیں۔

مولانا عبدالباری :- اچھا جناب یہ خفیہ بات ہے۔ آپ نہیں بتا سکتے ہیں۔

نواب زادہ گزین مری (وزیر داخلہ) :- نہیں بتا سکتے۔ اور بتانا بھی نہیں چاہیے۔

مولانا عبدالباری :- جناب اسپیکر! یہاں جو جواب موصول نہیں ہوتا ہے۔ یہاں پر گپ شپ ہوتی ہے۔ ہم سارا دن خواری کرتے ہیں۔

نواب زادہ گزین مری (وزیر داخلہ) :- مولانا صاحب آپ سے زیادہ خواری ہم کر رہے ہیں۔ آپ تو جا کر صرف لائبریری میں خواری کر رہے ہیں ہم تو فیلڈ میں خواری کر رہے ہیں۔

مولانا عبدالباری :- نہیں جناب آپ تو اپنے گھر میں اپنے بنگلے میں خواری کر رہے ہیں۔ جناب اسپیکر! بات یہ ہے خان محمد عرف خانو کو جو مارا گیا ہے اغواء کیا ہے افغانستان میں یہ ہے وہ ہے۔ کیا یہ ابھی زندہ ہے یا مردہ ہے ابھی؟

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر) :- (پوائنٹ آف آڈر) جناب اسپیکر! محترم وزیر صاحب نے یہ سمجھا دیا ہے کہ یہ سیکورٹی کا معاملہ ہے اور اس کا تعلق افغانستان کے ساتھ بھی ہے جیسے ملا راکٹی کا کیس ہے۔ اس میں ایجنسیاں تحقیقات کر رہی ہیں۔ جب تک یہ کیس فائنل نہ ہوا اسے ہم فلور پر نہیں لا سکتے ہیں۔ دیگر جو تفصیل تھی وہ سب بتا دی گئی ہے۔ بقایا جب تحقیقات مکمل ہوں گی اور اس کی تشہیر کی جانی ہوگی تو آپ کو بھی بتا دی جائے گی۔ اگر وقت سے پہلے ہم کسی کا نام بتا دیں یا کوئی چیز بتا دیں تو سیکورٹی اس سے متاثر ہو جائے گی۔ کوئی بھی تحقیقات ہوں اگر اس کو بیچ میں ڈسکلوز disclose ہو یا کر دیا جائے وہ اس پر اثر انداز ہوتا ہے۔ آج فیڈرل گورنمنٹ صوبائی گورنمنٹ کو نہیں بتا رہی ہے۔ کہ ملا راکٹی کے سلسلہ میں کونسے کونسے اقدامات کر رہی ہے اور وہ کس طریقے سے اسے ہینڈل handle کر رہے ہیں۔

مولانا عبدالباری :- جناب اسپیکر! اس دن مجھے پتہ چلا کہ اس کے ہاتھ میں کلاشنکوف تھی اور ان کے جو مری صاحبان ہیں ان کے پاس اسلحہ گاڑیاں وغیرہ تھیں ان کی چار گاڑیاں آئیں اور اسے اغواء کر لیا۔ اب تک اس کا پتہ نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :- جناب والا! مولانا صاحب جو معاملہ زیر تفتیش ہو زیر عدالت میں اس کی تفصیلات نہیں دی جاتیں۔ سوال نمبر ۱۷۳ امیر ظہور حسین کھوسہ۔

میر ظہور حسین کھوسہ :- سوال نمبر ۱۷۳

X ۱۷۳ میر ظہور حسین کھوسہ :- کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

از ماہ جنوری تا ۳۰ اپریل ۱۹۹۴ء ضلع جعفر آباد کے سب ڈویژن اللہ یار میں کس نوعیت کے کل کتنے ڈاکے پڑے ہیں اور کتنے لوگ ان وارداتوں میں مارے گئے۔ نیز کل کتنے ملزمان کن کن ڈکیتی کے کیسوں میں گرفتار ہوئے ہیں۔ تفصیلات سے آگاہ فرمائیں۔

نواب زادہ گزین مری (وزیر داخلہ) :- یکم جنوری تا ۳۰ اپریل ۱۹۹۴ء کے دوران سب ڈویژن اللہ یار میں (Robbery) یعنی لوٹ مار کے دس واقعات کی رپورٹ ہوئی جن میں دو افراد مائے گئے۔ تین مختلف وارداتوں کے ملزمان گرفتار ہوئے۔ بقایا وارداتوں کی تفتیش اور مجرموں کی گرفتاری کی کوشش جاری ہیں۔

میر ظہور حسین کھوسہ :- (ضمنی سوال) جناب والا! یہاں پر جو تفصیل دی گئی ہے یہ بہت کم تعداد میں تفصیل دی گئی ہے اس چارہ ماہ میں وہاں پر بہت سے واقعات ہوئے ہیں۔ ڈاکے ہوئے ہیں۔ جس میں تین آدمی بھی اغواء ہوئے ہیں اس کا بھی اس میں ذکر نہیں ہے۔ جناب اسپیکر! میں آپ کی معرفت سے آنرایبل منسٹر سے معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ صحیح ہے کہ تین آدمی اغواء ہوئے ہیں۔ اس حلقے سے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :- منسٹر آف ہوم

نواب زادہ گزین مری (وزیر داخلہ) :- جی درست ہے۔ اگر آپ نے پڑھا ہے تو صحیح ہوگا۔ میرے لکھنے اور بولنے میں کوئی تضاد نہیں ہونا چاہئے۔

میر ظہور حسین کھوسہ :- جناب والا! میرے سوال کرنے کا مقصد یہ تھا کہ وہاں پر امن و امان کا مسئلہ بہت زیادہ خراب ہے۔ ہر دوسرے تیسرے روز موٹر سائیکل چھینے جاتے

ہیں۔ لوگ اٹھائے جاتے ہیں چوریاں ہوتی ہیں۔ اور ڈیرہ اللہ یار میں شہر کے اندر رات کے آٹھ بجے ایک ہندو عورت سے زیور چھینے گئے اور لوگ اغواء ہو رہے ہیں۔ میں امن و امان کے لئے عرض کرونگا کہ امن و امان کو وہاں مینٹین maintain رکھا جائے۔ ڈیرہ اللہ یار یا ضلع جیکب آباد میں۔

نواب زادہ گزین مری (وزیر داخلہ) :- میر ظہور حسین صاحب آپ درست فرما رہے ہیں یہ صرف آپ کا مسئلہ نہیں ہے۔ یہ مسئلہ ہر ایک کے لئے بڑی تشویش کا باعث بنا ہوا ہے۔ ہم اس پر پوری کوشش کر رہے ہیں جو ہمارے پاس موجودہ وسائل ہیں ان کے مطابق ہم ہر قسم کے اقدامات کر رہے ہیں۔

ذوالفقار علی مگسی (قائد ایوان) :- جناب اسپیکر! یہ مسئلہ صرف نصیر آباد کا نہیں ہے۔ لسبیلہ اور نصیر آباد کا مسئلہ نہیں ہے۔ کھوسہ صاحب نے فرمایا کہ راستہ جو سندھ گورنمنٹ بند کرتی نہیں ہے۔ وہ اپنی حدود کے اندر بند کرتی ہے تو ہم دوسرے صوبے میں مداخلت نہیں کرتے ہیں۔

میر ظہور حسین کھوسہ :- جناب اسپیکر! میں وزیر اعلیٰ صاحب کی خدمت میں عرض کرونگا کہ وہ بلوچستان کے اندر سندھ کے بارڈر پر انہوں نے وہاں بند کیا ہوا ہے۔ بارڈر بلوچستان کا بھی ہے سندھ کا بھی ہے۔ دیواریں انہوں نے لگا دی ہیں مگر اب تو کھل گیا ہے۔ تو آئندہ کے لئے یقین دھانی چاہتا ہوں کہ آئندہ نہ ہو۔ شکریہ جناب۔

X ۱۷۴ میر ظہور حسین کھوسہ :- کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سندھ اور بلوچستان کا سرحدی علاقہ جو شاہی واہ ضلع جعفر آباد سے ملتا ہے حکومت سندھ نے چالیس کلومیٹر کے اس سرحدی علاقہ کی تقریباً دو ماہ سے ناکہ بندی کر کے سیل کر دیا ہے اور پلوں پر دیوار تعمیر کر دی گئی ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ سرحد کو سیل کرنے کی کیا وجوہات ہیں تفصیل دی جائے۔

نواب زادہ گزین مری (وزیر داخلہ) :- یہ درست ہے کہ صوبہ سندھ میں ڈاکوؤں کے خلاف آپریشن کی وجہ سے کچھ سرحدی راستے جو بلوچستان کی طرف سے آتے ہیں بند کر دیئے گئے تھے تاہم اب یہ راستے جہاں سے آمدورفت کا سلسلہ بند تھا کھول دیئے گئے ہیں اور صوبہ بلوچستان سے صوبہ سندھ آنے جانے کا راستہ معمول کے مطابق آمدورفت کے لئے کھلا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :- سوال نمبر ۱۷۲ کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
کوئی ضمنی سوال ہے تو ظہور حسین کھوسہ صاحب دریافت کریں۔

میر ظہور حسین کھوسہ :- دو ماہ سے شاہی کینال جو سندھ اور بلوچستان کے بارڈ پر ہے یہ چالیس کلومیٹر کا ایریا بند کر دیا گیا سیل کر دیا گیا۔ اور وہاں پر آٹھ دس پلوں پر دیواریں لگادی گئیں۔ سندھ حکومت نے لگائی ہے اور اگر لوگ اندر سے گزرتے ہیں تو ان پر فائرنگ کی جاتی تھی یہ بہت زیادتی تھی اگر امن و امان کا مسئلہ ہو اس کو ٹھیک کر سکتے ہیں لیکن عام راستے کیوں بند کئے گئے اس کے لئے وزیر اعلیٰ صاحب اس کی یقین دھانی کرائی۔ آئندہ ایسی بات نہیں ہونی چاہئے ابھی تو راستے کھل گئے ہیں۔ سندھ حکومت ناجائز طور پر ہمارے علاقے کو سیک کرے اور بند کرے۔

X ۱۷۵ **میر ظہور حسین کھوسہ :-** کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) ماہ جنوری ۱۹۹۴ء سے اب تک ضلع نصیر آباد میں عارضی لیویز ((سیکورٹی گارڈ) کے نام پر کل کتنے لوگ بھرتی کئے گئے ہیں۔

(ب) کیا مذکورہ بھرتیاں سپریم کورٹ آف پاکستان کی ہدایت کی روشنی میں اخبارات میں

مشتہر کرکے کی گئی ہیں نیز کیا بھرتی کمیٹی سے منظوری بھی لے گئی ہے اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے

نواب زادہ گزین مری (وزیر داخلہ) :- ضلع نصیر آباد میں ماہ جنوری ۱۹۹۴ء سے اب تک کل ۷۸ افراد عارضی سیکورٹی کارڈ کے طور پر بھرتی کئے گئے ہیں۔چونکہ یہ بھرتیاں پروجیکٹ کی پوسٹوں پر کی گئی ہیں اس لئے یہ آسامیاں اخبارات میں مقامی طور پر مشتہر کرنے کے بعد پر کی گئیں ۔ البتہ ڈپٹی کمشنر نصیر آباد کی سربراہی میں قائم کی جانے والی سلیکشن کمیٹی کے دیگر ممبران میں ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر نصیر آباد اور ضلع نصیر آباد کے دونوں اسسٹنٹ کمشنر بھی شامل ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :- جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

میر ظہور حسین کھوسہ :- جناب والا ۱۷۵ کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے وہاں پر ۱۷۵ سیکورٹی گارڈ ۷۸ ضلع جعفر آباد میں بھرتی کئے گئے ہیں چونکہ یہ طریقہ کار سے ہٹ کر کئے گئے ہیں یہاں تو اخبار کا ذکر ہے لیکن اگر معزز وزیر صاحب بتا سکیں کہ کونسے اخبار میں یہ ایڈورٹائیز ہوا تھا تاکہ جو کہ سپریم کورٹ کا فیصلہ ہے جو بھی کوئی آسامی بھری جائے اسکو ایڈورٹائیز کیا جائے ۔ اس کے بعد کمیٹی کے تھرو بھرتی کیا جائے جو کمیٹی تھی اس میں آل ان آل all in all ڈی سی تھے کس نہ اے ڈی سی نے نہیں پوچھا نہ کس اور سے پوچھا ہے نہ ہی بھرتی کی ایڈورٹائیز ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :- وزیر صاحب جواب دیں۔

نواب ذوالفقار (قائد ایوان) :- جناب والا! میر ظہور حسین خان کھوسہ کے مسائل تو بہت ہیں میں ان کی وضاحت کردوں ان کے واقعی مسائل ہیں ہم کوشش کریں گے ان کے مسائل حل ہوں یہ جو پوسٹیں تھیں جو وہ پٹ فیڈر کینال کی پوسٹوں کی بات کررہے ہیں ۔ جی ہاں ۔ پٹ فیڈر کینال پر امن وامان کا مسئلہ ہوا ۔ ہم نے کچھ سیکورٹی وہاں

ایف سی کے حوالے کردی اور اس کے علاوہ صوبائی حکومت نے ان کو اجازت دی کہ ہم آپ کو لیویز کی سیکورٹی بھی دیں گے۔ اور جو طریقہ کار ان کی بھرتی کا تھا ڈی سی جو ہوتے ہیں سلیکشن کمیٹی کے ھیڈ ہوتے ہیں وہ ان کو سلیکٹ کرتے ہیں۔ ھوم ڈیپارٹمنٹ کو لسٹ بھجوا دیتے ہیں کہ یہ ہم نے سلیکشن کیا ہے یہ ان کے لئے طریقہ کار ہوتا ہے۔ اگر آپ کو شکائیت ہے تو ہمیں بتادیں میں اس کو درست کرا دونگا۔

میر ظہور حسین کھوسہ :- شکریہ میں آپ کو اس کے متعلق بتادونگا۔

نواب زادہ گزین مری (وزیر داخلہ) :- جناب والا! یہ مس پرنٹ ہوا ہے یا ڈس پرنٹ ہوا ہے مستقل پوسٹ نہیں ہے۔ جب تک یہ پراجیکٹ چل رہا ہے تو یہ جب پراجیکٹ ختم ہو گا یہ بھی ختم ہوجائیں گے۔

میر ظہور حسین کھوسہ :- اس کے لئے بھی تو ضروری ہے کہ ایڈورٹائیز ہو۔ میرٹ کی بنیاد پر لوگوں کو بھرتی کیا جائے۔ میں یہاں سمجھوں گا کہ علاقے کی حق تلفی ہوئی ہے۔ اگر اس کو دوبارہ ری ایڈورٹائیز کیا جائے تاکہ تمام لوگوں کو معلوم ہو اور دوبارہ آکر پیش ہوں۔ میرٹ پر ہو۔ یہ ھوم ڈیپارٹمنٹ سے لیویز تعلق رکھتا ہے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) :- جناب اسپیکر صاحب! سوال تو ختم ہوگئے میں اپنی ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ مولانا صاحب کے سوالات کے متعلق کچھ اخبارات میں ا ہے وہ ہے کچھ ان کے سوالات نیک نیتی سے ہوتے ہیں اور کچھ وہ بدنیتی سے کرتے ہیں اور اکثر غلط ہوتے ہیں۔ میں پرسنل ایکسپلینشن کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :- ڈاکٹر صاحب آپ تشریف رکھیں۔ کل آپ کو موقع دیا جائے گا۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) :- جناب والا! میں وضاحت کر رہا ہوں اس رولز

allow الاو کرتے ہیں جیسا کہ پچھلی دفعہ مولانا صاحب نے شیرانی ڈویژن کے متعلق سوال پیش کیا تھا اگرچہ مولانا صاحبان اس وقت تک ہمارے ساتھ کابینہ میں بیٹھے تھے جب ہم نے یہ سوال پیش کیا تھا اس پر انہوں نے ایک قسم کا پروپگنڈہ porpaganda بنایا ہوا کہ دیکھو قوم پرست۔ کبھی کیا کبھی کیا۔ ہم فلاں کر رہے ہیں اس قوم کے لئے اور یہ لوگ یہ کر رہے ہیں ایسے غلط منفی انداز میں پروپگنڈہ کرتے ہیں منفی انداز میں اس میں یہ سوال پیش ہوا تھا کہ کیا شیرانی ڈویژن کو ضلع کا درجہ دیا جائے یا نہیں اور میں پہلا شخص تھا جو کہ شیرانی ڈویژن کے لوگوں کو سابق وزیر اعلیٰ کے پاس لے گیا تھا اور میں نے ان سے گزارش کی تھی کہ ان کو ڈویژن دینی چاہیے کیونکہ باقی جتنے بھی اضلاع دیئے ہوئے۔ ان کو بھی دینا چاہیئے تو اس میں پچھلے وزیر اعلیٰ صاحب نے وعدہ کیا تھا پھر یہی سوال ہم نے کابینہ میں پیش کیا۔ پھر چونکہ فنڈز نہیں تھے اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ فی الحال اس سوال کو چھوڑ دیا جائے جب فنڈز آجائے تو پھر ان سب ڈویژن کو ضلع کا درجہ دیا جائے گا تو ہم پہلے لوگ تھے جنہوں نے ڈویژن کے لئے کہا تھا اب مولانا صاحب جدھر کھڑے ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ یہ قوم پرست ہم ہر یہ تیر مار رہے تھے تلوار مار رہے تھے یہ درمیان میں اٹک گئے ہیں۔ ہم ان سے گزارش کرتے ہیں کہ اس طرح بات کو منفی انداز میں نہ کریں ہم پہلے تھے ڈلیگیشن delegation کو لے گئے۔ اور کہا گیا کہ جب فنڈز آئیں گے تو کردیں گے۔ یہ قوم پرست اور دیگر کے الزام۔ آپ مہربانی کریں یہ نہ کریں۔

مولانا عبدالواسع :- جناب اسپیکر! میں اس کی وضاحت کردوں یونکہ یہ قرارداد میں نے لائی تھی۔ میں یہ کہوں کہ ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب نے ہمیں یہ نہیں کہا تھا کہ آپ یہ قرارداد نہ پیش کریں یہ قرارداد میں وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس لے گیا ہوں اگر اطلاع دی تو ہم شاید اس کے یہ وعدے پر ان کو اتنا زیادہ اہمیت نہ میں ان سے کہتا ہوں کہ آپ کس حیثیت سے وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس گئے اور ان کے شیرانی ضلع کا درجہ دینے کے لئے کہا تو آپ درخواست دے سکتے ہیں وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس جاسکتے ہیں تو میں کیوں نہیں کرسکتا

ہوں۔ آپ نے اس کو نیک نیتی سے لایا ہے۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر) :- جناب اسپیکر! مولانا صاحب غلط باتیں کر رہے ہیں۔ اخبار کے متعلق آگیا ہے یہ جھوٹ کا پلندہ ہے یہ شرارت کے لئے کیا ہے۔ وہ وزیر تھے انہوں نے اس کی مخالفت کی ہے۔

رخصت کی درخواستیں

جناب ڈپٹی اسپیکر :- سیکریٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پیش کریں۔

مسٹر اختر حسین (سیکریٹری اسمبلی) :- نوابزادہ سلیم اکبر بگٹی صاحب نے بوجہ علالت آج کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

مسٹر اختر حسین (سیکریٹری اسمبلی) :- ڈاکٹر سردار حسین صاحب نے درخواست کی ہے انہیں ذاتی مصروفیت کی بناء پر اسمبلی کے اجلاس سے آج اور پرسوں کے اجلاس سے رخصت دی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

مسٹر اختر حسین (سیکریٹری اسمبلی) :- شوکت بشیر مسیح صاحب نے بوجہ علالت ۲۹، ۳۰ جون تک کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر :- تحریک التواء نمبر ۴ مولانا عبدالباری صاحب پیش کریں۔

تحریک التواء نمبر ۴

مولانا عبدالباری :- جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں تحریک التواء کا نوٹس دیتا ہوں کہ کل بروز منگل بوقت تین بجے کے قریب پرانا کوئلہ ڈپو میں گورا قبرستان کے قراب آرمی کی زیر تعمیر بیرکوں کے مزدور دوپہر تین بجے کے قریب ایک بیرک کے برآمدے کے نیچے چند مزدور نماز ادا کر رہے تھے کہ آچانک برآمدے کی چھت گر پڑی - ۴ مزدور جاں بحق اور ۴ مزدور زخمی ہوگئے - ٹھیکدار، انجینئرز اور اس واقع میں ملوث تمام افراد کو گرفتار کرکے سزا دی جائے - ایم ای ایس کے اہلکاروں کو بھی اس میں شامل تفتیش کرکے جاں بحق ہونے والے مزدوروں معین عرف کاکا، عبدالحکیم، منیر احمد اور طاوس خان کو معاوضہ دیا جائے اور زخمیوں کو بھی صحیح علاج معالجہ کے لئے معاوضہ دیا جائے۔

چونکہ یہ فوری نوعیت کا معاملہ ہے لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلہ پر بحث کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :- تحریک التواء جو پیش کی گئی یہ ہے کہ کل بروز منگل بوقت تین بجے کے قریب پرانا کوئلہ ڈپو میں گورا قبرستان کے قراب آرمی کی زیر تعمیر بیرکوں کے مزدور دوپہر تین بجے کے قریب ایک بیرک کے برآمدے کے نیچے چند مزدور نماز ادا کر رہے تھے کہ آچانک برآمدے کی چھت گر پڑی - ۴ مزدور جاں بحق اور ۴ مزدور زخمی ہوگئے - ٹھیکدار، انجینئرز اور اس واقع میں ملوث تمام افراد کو گرفتار کرکے سزا دی جائے - ایم ای ایس کے اہلکاروں کو بھی اس میں شامل تفتیش کرکے جاں بحق ہونے والے مزدوروں معین عرف کاکا، عبدالحکیم، منیر احمد اور طاوس خان کو معاوضہ دیا جائے اور زخمیوں کو بھی صحیح علاج معالجہ کے لئے معاوضہ دیا جائے۔

چونکہ یہ فوری نوعیت کا معاملہ ہے لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلہ پر بحث کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :- مولانا عبدالباری صاحب اپنی تحریک التواء پر ارشاد فرمائیں

مولانا عبدالباری :- جناب اسپیکر! اگرچہ یہ کوئی اتفاقی حادثہ نہیں ہے بلکہ اس بلڈنگ میں ناقص میٹریل کے استعمال کی وجہ سے یہ دل خراش واقعہ حادثہ پیش آیا ہے۔

مسٹر ہاشمی (وزیر) :- (پوائنٹ آف آرڈر) مسٹر اسپیکر صاحب! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس تحریک کو ہماری اس ٹیبل تک بھی آنا چاہئے تھا ہماری اسمبلی کی INDULGENCE سے اس معاملے میں کیا فرق پڑے گا اس معاملے کا تعلق نہ صوبائی حکومت سے ہے نہ صوبائی اسمبلی سے ہے تو اس معاملے کو لاکریا تو یہ اسمبلی کوئی مداخلت کرے کوئی فرق پڑسکے تو پھر تو ہمیں ان چیزوں کو لانا چاہئے ورنہ وقت ضائع ہوگا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :- ہاشمی صاحب مولانا صاحب کو بولنے دیں۔

مولانا عبدالباری :- جناب اسپیکر! اگر اس معاملے کی غیرجانب دار تحقیق کرائی جائے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ اس میں غفلت کا مظاہرہ ہوا ہو یہ بھی افسوس ناک امر ہے کہ اخباری بیان کے مطابق اب تک صرف ٹھیکہ دار گرفتار ہوا ہے جب کہ یہ سرکاری بلڈنگ تھی اس کی ذمہ داری نیچے سے لے کر اوپر تک پڑتی ہے لہٰذا ان کے خلاف بھی قانونی کارروائی لازمی ہے دوسری جانب اس حادثے میں بھی بدقسمت لوگ مرگئے جن کا تعلق مزدور طبقہ سے ہے جو کہ ہمارے معاشرے کا پست طبقہ ہے لہٰذا میں پرزور گزارش کرونگا کہ مرنے والے اور زخمی غریب مزدوروں کو فوری طور پر معاوضہ دیا جائے اور مستقبل میں اس قسم کے حادثات سے بچاؤ سے موثر اقدامات کئے جائیں۔ جناب اسپیکر! یہ فوری نوعیت کا واقعہ ہے ۔اگرچہ یہ صوبائی حکومت کا معاملہ نہیں لیکن ہم اسمبلی کے فلور سے سفارش کرسکتے ہیں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان ((وزیر قانون) :- جناب اسپیکر! مولانا صاحب جس واقعہ کے متعلق فرمارہے ہیں جو واقعہ ہوا اس میں جن لوگوں جانیں ضائع ہوئی ہیں واقعی بہت ہی تکلیف دہ معاملہ ہے اور جن لوگوں کی غلط ٹیکنیک کی وجہ سے یا غلط مٹیریل کے استعمال کی

وجہ سے یہ واقعہ حادثہ وقوع پذیر ہوا واقعی وہ بھی قابل گرفت ہیں ہمیں سب سے ہمدردی ہے ۔ لیکن چونکہ یہ تحریک التواء بنا کر اس پر بحث کرنا یہ تو معامل ملٹری سے کنسرن consern ہے ہم اس کو صرف قرار داد کی شکل میں پیش کرسکتے ہیں کہ ہماری گورنمنٹ صرف سفارش کرے صوبائی حکومت ایک قرار داد کی شکل میں سفارش کرے کہ ان لوگوں کو معاوضہ دیا جائے اور آئندہ کے لئے ایسے حادثوں کا تدارک کیا جائے میرے خیال میں ہم لوگ اس کو اپنی اسمبلی کی طرف سے اس کو قرارداد کی شکل میں سفارش کرسکتے ہیں۔

مولانا عبدالباری :۔ یہ منظور ہے اگر اس کو ایک قرارداد میں بدل دیا جائے تو بہتر ہے جیسا کہ ڈاکٹر صاحب نے کہا ہے۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ (وزیر) :۔ جناب اسپیکر! اس کو آپ قرارداد کی شکل میں تبدیل نہیں کرسکتے ہیں قرارداد معزز رکن کو لانا پڑے گی۔

مولانا عبدالباری :۔ جناب پہلے ایسی قراردادہوئی ہیں مثالیں موجود ہیں۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ (وزیر) :۔ جناب والا مجھے ایک چیز کی وضاحت کی اجازت دیں میں موقع دیں میں مولانا صاحب کی خدمت میں عرض کروں کہ اب اللہ تعالیٰ کی جانب سے جو واقعات پیش آتے ہیں اس کی ذمہ دار بھی کیا صوبائی حکومت ہے کیا؟

جناب ڈپٹی اسپیکر :۔ آپ تشریف رکھیں میں رولنگ دے رہا ہوں تا آنکہ قرار داد کا فریش نوٹس آجائے۔

رولنگ

زیر تعمیر فوجی بیرک کے گرنے سے مزدوروں کی ہلاکت کا واقعہ انتہائی افسوس ناک ہے اس واقعہ کا تعلق براہ راست صوبائی حکومت سے نہیں ہے اس کا تعلق وفاقی حکومت سے ہے یہ کام ایم ای ایس کی نگرانی میں ہو رہا تھا یہ ایک قدرتی حادثہ ہے تاہم متعلقہ ادارہ اور

وفاقی حکومت اس کے لئے مناسب اقدام کرے گی یہ تحریک التواء قاعدہ ۷۲ (ج) جسے قاعدہ ۱۰۴(۲) کے تحت پڑھا جائے کے تحت خلاف ضابط قرار دی جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :- وزیر خزانہ بابت سال ۹۴-۱۹۹۵ء کے مصدقہ گوشوارے ایوان میں پیش کریں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر خزانہ) :- بسم اللہ الرحمن الرحیم
جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں منظور شدہ مصدقہ گوشوارے بابت سال ۹۳-۱۹۹۴ء اور بابت سال ۱۹۹۴ء - ۱۹۹۵ء ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :- مصدقہ گوشوارے ایوان میں پیش ہوئے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :- سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :- وزیر تعلیم مسودہ نمبر۵ ایوان میں پیش کریں۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ (وزیر تعلیم) :- جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں بلوچستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۴ء ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :- مسودہ قانون نمبر۵ مصدرہ ۱۹۹۴ء ایون میں پیش ہوا۔ وزیر تعلیم اگلی تحریک پیش کریں۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ (وزیر) :- جناب اسپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۴ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر۸۴ کی مقتضیات سے مستثنٰی قرار دیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ بلوچستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۴ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کی مقتضیات سے مستثنٰی قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر :- وزیر ٹرانسپورٹ مسودہ قانون نمبر ۶ پیش کریں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر ٹرانسپورٹ) :- جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں بلوچستان موٹر وھیکلز ٹیکسیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۴ء پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :- مسودہ قانون نمبر ۶ پیش ہوا۔ اب وزیر ٹرانسپورٹ قانون کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

ڈاکٹر کلیم خان (وزیر ٹرانسپورٹ) :- جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان موٹر وھیکلز ٹیکسیشن کا ترمیمی مسودہ قانون کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :- تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ بلوچستان موٹر وھیکلز ٹیکسیشن کا ترمیمی مسودہ قانون کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

اب وزیر تعلیم مسودہ قانون نمبر ۷ پیش کریں۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ (وزیر) :- جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں بلوچستان انجینئرنگ و ٹیکنالوجی یونیورسٹی کے مسودہ قانون ۱۹۹۴ء پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :- مسودہ قانون نمبر ۷ پیش ہوا۔ وزیر تعلیم مسودہ قانون ۷ کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ (وزیر) :- جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان انجینئرنگ و ٹیکنالوجی یونیورسٹی کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۴ء کو بلوچستان سے صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :- تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ بلوچستان انجینئرنگ و ٹیکنالوجی یونیورسٹی کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۴ء کو بلوچستان سے صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر مال مسودہ قانون نمبر ۸ پیش کریں۔

محمد ایوب بلیدی (وزیر مال) :- جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں بلوچستان شہری جائیداد غیر منقولہ ٹیکس کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۴ء پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :- مسودہ قانون نمبر ۸ پیش ہوا۔ وزیر مال مسودہ قانون کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

محمد ایوب بلیدی (وزیر مال) :- جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان شہری جائیداد غیر منقولہ ٹیکس کا ترمیمی مسودہ قانون کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :- تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ بلوچستان شہری جائیداد غیر منقولہ ٹیکس کا ترمیمی مسودہ قانون کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر ملازمت ہا نظم و نسق عمومی مسودہ قانون نمبر۱۰ پیش کریں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر ملازمت ہا نظم و نسق عمومی) :۔
جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں بلوچستان پبلک سروس کمیشن کا ترمیمی مسودہ قانون پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :۔ مسودہ قانون نمبر۱۰ پیش ہوا۔ وزیر ملازمت ہا نظم و نسق عمومی مسودہ قانون کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر ملازمت ہا نظم و نسق عمومی) :۔
جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان پبلک سروس کمیشن کے ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۴ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ بلوچستان پبلک سروس کمیشن کے ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۴ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر مال مسودہ قانون نمبر۱۱ پیش کریں۔

محمد ایوب بلیدی (وزیر مال) :۔ جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں بلوچستان غیر منقولہ جائیداد کے حصول کے (عارضی اختیارات) کے (ترمیمی) مسودہ قانون کے پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :۔ مسودہ قانون نمبر۱۱ پیش ہوا۔

وزیر مال مسودہ قانون کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

محمد ایوب بلیدی (وزیر مال) :- جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان غیر منقولہ جائیداد کے حصول کے عارضی اختیارات کے ترمیمی مسودہ قانون کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :- تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ بلوچستان غیر منقولہ جائیداد کے حصول کے عارضی اختیارات کے ترمیمی مسودہ قانون کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر :- اب اسمبلی کی کارروائی مورخہ ۳۰ جون ۱۹۹۴ء بوقت سہ پہر تین بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس چار بج کر پندرہ منٹ پر مورخہ ۳۰ جون ۱۹۹۴ء (بروز پنجشنبہ) تین بجے سہ پہر تک کے لئے ملتوی ہوگیا۔)